وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ وَإِن يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (القرآن)

ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبر دار

(کنز الایمان)

کرونا وائرس (طاعون)

اور اصلاحِ اُمّت

Coronavirus (COVID-19)

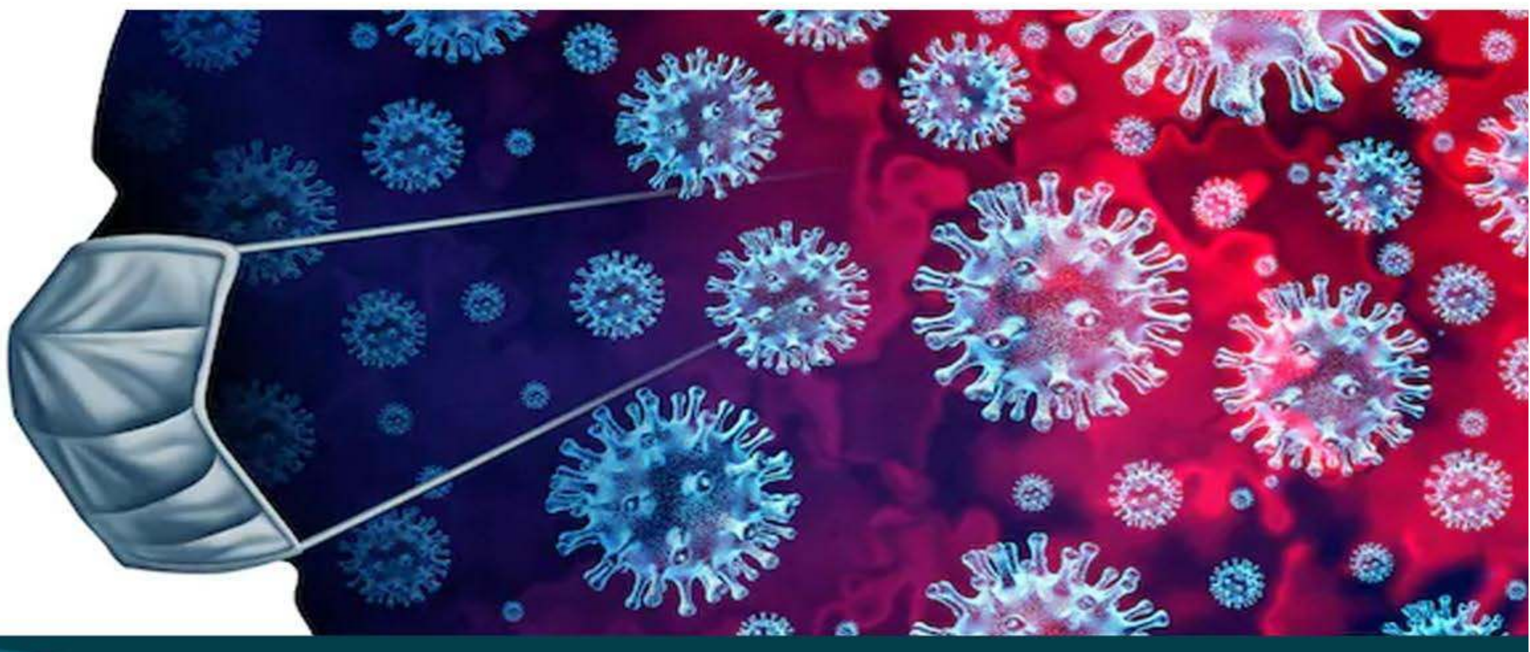

مؤلف: استاذ العلماء علامہ مولانا مفتی محمد وسیم ضیائی صاحب

کمپوزنگ: محمد ذیشان رضا عطاری (طالبعلم مرکز العلوم)۔

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلاۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرونا وائرس (طاعون) اور اصلاحِ اُمّت

مؤلف : مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ : محمد ذیشان رضا انصاری (طالبعلم مرکز العلوم)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزشتہ زمانے میں متعدد مرتبہ جان لیوا وبائیں پھیلیں، کتابوں کے اندر اُن کا نام طاعون ذکر کیا گیا طاعون کا مرض بنی اسرائیل میں بھی پھیلا اور اُمتِ مصطفوی ﷺ میں بھی پھیلا احادیثِ مبارکہ میں متعدد مرتبہ طاعون کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے آپ کے سامنے طاعون کی بیماری واضح کرتا ہوں۔ علماءِ کرام نے طاعون کی مختلف علامات کو ذکر کیا ہے میں اس مقام پر ان علامات کو ذکر نہیں کر رہا لیکن بنیادی طور پر طاعون کا مفہوم علامہ جوھری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں "اَلطَّاعُوْنُ الْمَوْتُ الْعَامّ" (عمدۃ القاری) یعنی طاعون موتِ عام ہے ۔

جس کا مطلب یہ ہوا کہ طاعون وہ وباء ہے جس کے ذریعے اموات کی کثرت ہو اور عام وخاص اس کی زد میں آجائیں آپ نے مشاہدہ کیا ہو گا کبھی ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو

وہ کہتا ہے آپ کو وائرس بخار ہے اور آج کل اس کی وباء چلی ہوئی ہے اس کا مطلب یہ ہوا وائرس بخار وباء تو ہے لیکن اس میں اموات کی کثرت نہیں ہوتی اس وجہ سے اس وائرس بخار کو طاعون نہیں کہا جائے گا لیکن دورِ حاضر میں کرونا وائرس یہ ایسی وباء ہے جس سے ہزاروں افراد ھلاک ہو چکے ہیں مذکورہ تمام وضاحت سے واضح ہوا کہ کرونا وائرس طاعون ہی کی ایک شکل ہے طاعون کے متعلق بخاری شریف کی حدیثِ مبارکہ ہے "حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں طاعون کے متعلق سوال کیا تو سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ " (رقم الحدیث5734)

یعنی طاعون ایک عذاب ہے اللہ جس پر چاہتا ہے اس پر اتارتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے طاعون کو رحمت بنایا۔

مذکور حدیث سے واضح ہوا طاعون (کرونا وائرس) کچھ لوگوں کے لئے عذاب ہے اور کچھ لوگوں کے لئے رحمت ہے کافر، منافق اور اعلانیہ فسق و فجور کرنے والوں کے لئے عذاب اور نیکو کاروں کے لئے رحمت ہے، پیارے مصطفیٰ ﷺ کے اعلانِ نبوت کے

بعد دورِ اسلام میں سب سے پہلے سن 18 ہجری کو ملکِ شام میں طاعون آیا اس کو طاعونِ عَمَوَاس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جب طاعون ملکِ شام میں پھیلا تو اس وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب سے شام کے گورنر حضرتِ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے جب طاعون شام میں پھیلنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے خطاب فرمایا: کہ اے لوگو! یہ بیماری (طاعون) تمہارے لئے رحمت ہے۔

صحابی رسول ﷺ کا لوگوں کے درمیان طاعون کے وباء کو رحمت قرار دینا پیارے مصطفیٰ ﷺ کے فرمان پر ایمان رکھنے کا نتیجہ ہے۔

کہا جاتا ہے "عقل قربان کُن بپیشِ مصطفیٰ ﷺ" (فرمانِ مصطفیٰ پر عقل کو قُربان کر دو)

پھر کچھ ہی عرصہ میں حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ طاعون کی وجہ سے وصال فرما گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی مسند پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ متمکن ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے بھی لوگوں کے درمیان یہ ہی فرمایا یعنی طاعون تمہارے لئے رحمت ہے کچھ ہی عرصہ میں طاعون کی وجہ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی وصال ہو گیا مذکورہ دونوں صحابہ اور کچھ دیگر صحابہ و تابعین کا وصال طاعونِ عمواس میں

ہو اعلامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 30 ہزار لوگ اس وباء میں فوت ہوئے (عمدۃ القاری)۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جب ہمارے علماء کرونا وائرس کے متعلق کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کے لئے عذاب اور بعض لوگوں کے لئے رحمت ہے تو لبرل اور عقل سے پیدل تنقیدیں کرنا شروع کر دیتے ہیں ہم مسلمان ہیں ہمارا فرامینِ مصطفٰی ﷺ پر ایمان ہے اس لئے ڈنکے کی چوٹ پر ہم کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے کرونا وائرس کافروں کے لئے عذاب اور نیکوکار مسلمانوں کے لئے رحمت ہے۔

حضرتِ سیدہ حفصہ بنتِ سیرین رضی اللہ عنہما جو قرآن کی عظیم حافظہ و قاریہ تھیں اور تعبیرِ رؤیا کے عظیم امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہما کی ہمشیرہ، اُن سے اُن کے برادر حضرتِ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے متعلق حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو حضرتِ حفصہ (تابعیہ) رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا حضرتِ یحییٰ کا وصال طاعون کے مرض میں ہوا ہے تو اُس وقت حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول

اللہ ﷺ کا فرمان سنایا: اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (بخاری شریف رقم الحدیث 5732)۔

یعنی طاعون میں مرنے والا ہر مسلمان شہید ہے۔

سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمِعْتُمْ بِطَاعُوْنٍ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا (بخاری شریف رقم الحدیث 5728)

یعنی جب تم سنو کہ فلاں بستی میں طاعون ہے تو اس بستی میں مت جاؤ اور اگر تم ایسی بستی میں ہو جس میں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے تو اس بستی سے مت نکلو۔

مذکورہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے سن 18 ہجری میں حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ سے شام کی طرف نکلے تو راستے میں معلوم ہوا کہ شام کے اندر طاعون کی وباء پھیل چکی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ شام کی طرف نہیں گئے بلکہ پھر مدینہ طیبہ لوٹ آئے۔

پیارے مصطفٰی ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا میدانِ جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے(عمدۃ القاری)۔ آپ پڑھ چکے کہ مرضِ طاعون میں مرنے والا شہید ہے لیکن وہ شخص جو طاعون زدہ شہر میں رہتاہے اور اس کا ایمان ہے کہ جو اللہ نے لکھ دیا ہے وہ ہوگا اور صبر کرتا ہے تو اس کی فضیلت میں بخاری شریف کی حدیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ"(بخاری شریف رقم الحدیث5734)

یعنی پس جس بندے کے شہر میں طاعون واقع ہو اور وہ اس شہر میں صبر کرکہ ٹھہرا رہے اور اس کو یہ یقین ہو کہ اس پر وہی مصیبت آئے گی جو اللہ تعالٰی نے اس کے لئے لکھ دی ہے تو اس بندے کے لئے شہید کی مثل اجر ہو گا۔

یہ مختصر تحریر میں نے اس لئے لکھی کہ آج کل صرف مادّی اسباب کی طرف توجہ ہے جبکہ ہم مسلمان ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کے چاہے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لئے آپ حضرات اسباب کو ضرور اختیار کریں اور یہ پیغامِ اسلام بھی ہے لیکن توکل اور بھروسہ اللہ کی ذات پر ہونا چاہیئے اس لئے اُس کی بارگاہ میں توبہ، استغفار اور ذکر کی سوغات پیش کرتے رہیں اور ہر وقت پیارے رب کا یہ فرمان پیشِ نظر رہے:

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا

یعنی اے محبوب آپ فرمادیجئے کہ ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ماسوا اُس کے جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر کردی ہے۔(سورہِ توبہ آیت 51)

((((وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلَاغ))))

گر قبول افتد زہے عزو شرف

مفتی محمد وسیم ضیائی

مورخہ:09 شعبان المعظم 1441 بمطابق 02 اپریل 2020

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم اِدارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 163	شعبہ ناظرہ: 395
شعبہ درس نظامی: 120	شعبہ تجوید: 12

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ	شعبہ درس نظامی وتجوید 12 اساتذہ
شعبہ عصری علوم یعنی اسکول وکمپیوٹر 14 اساتذہ	باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلباء کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی